فلپائن کے آزاد ہونے کے بعد جنوبی حصّے کے مسلمانوں کو زیادہ سختیوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ آزاد حکومت کا جھکاؤ ہر لحاظ سے مسیحیت کی جانب ہے۔ قومی وحدت کے نام پر شمالی فلپائن کے مسیحی جنوب میں جا جا کر آباد ہوتے ہیں اور ۱۹۳۵ء میں "مورو" مسلمانوں نے اپنے تشخص کا جو اظہار کیا تھا، اِسے مسلسل نظر انداز کیا گیا ہے۔ آج اِس طرزِ عمل کا یہ نتیجہ ہے کہ مسلمان اپنے علاقوں میں دب کر رہ

یورپ

"اِس غیر معقول کشمکش کا خاتمہ ہونا چاہیے" - پوپ جان پال دوم

بوسنیا ہرزے گووینا کے مسلمانوں کی نسل کشی جاری ہے اور دُنیا کے اہلِ سیاست "انسانی بنیادی حقوق" کی دہائی دینے کے باوجود رواں صدی کے اس گھمبیر سانحے کو روکنے میں ناکام ہیں۔ مسلمان ممالک اور اُن کی تنظیم "آرگنائزیشن آف اسلامک کانفرنس" کا روّیہ بھی مظلوموں کے لیے بحیثیت مجموعی عالمی روّیے سے زیادہ مختلف نہیں۔ بوسنیا ہرزے گووینا کے مسلمانوں اور فی الوقت فریقِ مخالف آرتھوڈکس سربوں کے ساتھ ساتھ کیتھولک کرواٹ بھی اِس جنگ کا حصّہ رہے ہیں۔ پوپ جان پال دوم نے ستمبر ۱۹۹۴ء میں بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو کے دورے کا پروگرام بنایا تھا۔ بوسنیا کے سربراہ عالی جاہ عزت بیگووچ اُن کے دورے کا انتظار کر رہے تھے اور اپنی حد تک پوپ جان پال دوم کی حفاظت کے انتظامات میں مصروف تھے، مگر عالی جاہ عزت بیگووچ کے مطابق اقوامِ متحدہ کے ذمہ داروں نے پوپ جان پال دوم کو حفاظت کے ناکافی انتظامات کے تحت دورہ نہ کرنے کا مشورہ دیا اور یوں پوپ بوسنیا کے عوام سے براہِ راست نہ مل سکے۔

بوسنیا کے دورے کے التواء کے دو ماہ بعد پوپ جان پال دوم نے ۳۰ کلیسیائی عہدہ داروں کو کارڈینل کے منصب پر فائز کیا۔ نئے کارڈینل حضرات میں سراجیوو کے ۴۹ سالہ آرچ بشپ ونکو پُل جک بھی شامل ہیں۔ ۲۶ نومبر کو ویٹیکن میں منعقدہ جس تقریب میں نئے کارڈینل حضرات کے ناموں کا اعلان کیا گیا، پوپ جان پال دوم نے دوسری باتوں کے ساتھ بوسنیا کی صورت حال کا ذکر کیا۔ اُنہوں نے کہا:

> میں بوسنیا ہرزے گووینا اور سراجیوو کے مسیحیوں کے بارے میں بالخصوص سوچتا ہوں، جہاں بد قسمتی سے ہتھیاروں کی تباہ کن گھن گرج ختم نہیں ہوئی۔ معصوم خون مسلسل بہہ رہا ہے اور امن کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ ("نیو یارک ٹائمز" ۲۷ نومبر ۱۹۹۴ء)

۷ دسمبر ۱۹۹۴ء کو ہفت روزہ "ٹائم" (نیو یارک) کے نامہ نگاروں اور مدیروں کے وفد سے باتیں کرتے ہوئے پوپ پال دوم نے کہا کہ

> "اِس غیر معقول کشمکش کا خاتمہ ہونا چاہیے جو تمام فریقوں یعنی کروٹس، مسلمانوں اور سربوں کو تباہ کر رہی ہے"۔